Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

ربوہ — روزنامہ

الفضل

فی پرچہ ۲ار

یوم: جمعہ ★ ۲۸ شعبان سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۲۲ شہادت ۱۳۳۴ھش ★ ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۵۵ء	نمبر ۹۷

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے

مبلغینِ اسلام کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

ربوہ ۲۰ اپریل۔ آج صبح تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے سابق امام مسجد لندن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مبلغ امریکہ مکرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم مبلغ مشرقی افریقہ مکرم سید ولی اللہ صاحب اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر تعلیم و تربیت کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ یہ سب مبلغین کرام سالہا سال تک بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد پچھلے دنوں پاکستان واپس تشریف لائے ہیں۔

اس تقریب میں جو سکول کے قائم مقام ہیڈ ماسٹر مکرم جناب محمد ابراہیم صاحب جمیل کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ سٹاف سیکرٹری جناب خواجہ منظور احمد صاحب نے اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے مبلغین کرام کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے انہیں خوش آمدید کہا اور ان کی اس خوش بختی پر کہ انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت و زیر نگرانی خدمت اسلام کی توفیق ملی۔ ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ مبلغین کرام نے ایڈریس کے جواب میں طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے اختصار کے ساتھ مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کے حالات بیان کئے۔ اور ان حالات کی روشنی میں اُن ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ جو اس ضمن میں جماعت احمدیہ کی نئی پود اور نسل پر عائد ہوتی ہیں۔

آخر میں مکرم و محترم مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے طلبہ کو نہایت قیمتی ہدایات سے نوازتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ بی اے یا ایم اے وغیرہ کی ڈگریاں فی نفسہ کوئی اہمیت نہیں رکھتیں تاوقتیکہ یہ ڈگریاں کسی اعلیٰ مقصد کے لئے حاصل نہ کی جائیں۔ آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ کے سامنے ایک اعلیٰ مقصد ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ دنیا کے سامنے اسلامی سیرت و کردار کا عملی نمونہ پیش کیا جائے تا دنیا اسلام کی اُن ابدی صداقتوں کی طرف مائل ہو۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

بنڈونگ کانفرنس کی اقتصادی کمیٹی نے پاکستان کی تجویز منظور کر لی

اس تجویز کے مطابق ایشیائی کاشتکاروں کو مصنوعی کساد بازاری سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی جائیگی

بنڈونگ ۲۱ اپریل۔ ایشیائی افریقی کانفرنس کی اقتصادی کمیٹی نے پاکستان کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ ایسا انتظام کیا جائے کہ ایشیائی کاشتکاروں کو مغرب کی منڈیوں میں اپنی پیداوار کا پورا معاوضہ مل سکے۔ اس تجویز کی وضاحت کرتے ہوئے پاکستانی نمائندے مسٹر رشید ابراہیم نے کہا کہ انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ ایشیا مغرب کو جو خام مال سپلائی کرتا ہے اسے اس کا معقول معاوضہ ملے۔ لیکن منصوبہ بندی نہ ہونے کی وجہ سے اکثر اوقات ایسا نہیں ہوتا۔ اور ایشیائی کاشتکار اپنی محنت کا پورا معاوضہ حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے نے بنڈونگ سے اقتصادی کمیٹی کی روئداد سے مطلع کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بسا اوقات ایشیا میں منصوبہ بندی کے فقدان کے باعث مغربی ملکوں کے کارخانہ دار قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے ایسے حالات پیدا کر دیتے ہیں کہ جو بالآخر مصنوعی کساد بازاری پر منتج ہو کر قیمتوں کو بہت زیادہ گرا دیتے ہیں۔ پاکستان نے ایشیائی ملکوں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے یہ تجویز بھی پیش کی کہ ایشیائی ملک ایک دوسرے کو فنی امداد بہم پہنچائیں۔ پاکستانی نمائندے نے اعلان کیا کہ پاکستان اپنی ضروریات میں تخفیف کر کے بھی دوسرے ایشیائی ملکوں کی امداد کرنے کے لئے تیار ہے۔

سرحد میں صنعتی ترقی کے پانچ سالہ منصوبے پر عنقریب عمل شروع کر دیا جائے گا

پشاور ۲۱ اپریل۔ سرحد کے وزیر اعلیٰ عبدالرشید خاں نے اعلان کیا ہے کہ صوبے میں صنعتی ترقی کے ۵ سالہ منصوبے پر عنقریب عمل شروع کر دیا جائے گا۔ اس پر اندازاً ۲۱ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ اس کے تحت جو نئے کارخانے قائم کئے جائیں گے۔ ان میں کیمیائی کھاد اخباری کاغذ زرعی آلات دوائیں مصنوعی ریشم اور سیمنٹ وغیرہ کے کارخانے شامل ہیں۔ اس امر کا اعلان وزیر اعلیٰ نے کل کپڑے کے ایک اور کارخانے کا افتتاح کرتے ہوئے کیا یہ کارخانہ نوشہرہ سے ۱۴ میل مغرب میں مرینی سڑک پر واقع ہے۔ کپڑے کے کارخانوں میں اب تک وہاں ۳ کروڑ روپیہ لگایا جا چکا ہے اندازہ ہے کہ یہ سرمایہ بہت جلد بارہ کروڑ تک پہنچ جائے گا۔

★ کراچی ۲۱ اپریل۔ پاکستان کے مزدور رہنماؤں کی ایک جماعت چوہدری رحمت اللہ کی قیادت میں پیکنگ جا رہی ہے۔ یہ لوگ یوم مئی کی تقریبات میں حصہ لیں گے۔

"پنڈت نہرو کی پالیسی غیر جانبدارانہ نہیں ہے"

تہران ۲۱ اپریل۔ ایران کے وزیر اعظم حسین اعلیٰ نے کہا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی پالیسی غیر جانبدارانہ نہیں ہے۔ انہوں نے کل ایک بیان میں کہا۔ کہ ان کی پالیسی مختلف ملکوں کو ملا کر ایک تیسرا بلاک بنانا ہے پہلے سے قائم شدہ دو بلاکوں کے مقابلے میں تیسرا بلاک بنانے کی پالیسی کو کسی طرح بھی غیر جانبدارانہ پالیسی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

★ ڈھاکہ ۲۱ اپریل مرکزی وزیروں نے ایک روز اور یہاں ٹھہرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب وہ کل کراچی روانہ ہوں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

عام حالت خدا کے فضل سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے!!

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۱ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے کل بعد دوپہر جو اطلاع موصول ہوئی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

کراچی ۱۹ اپریل بوقت پونے تین بجے بعد دوپہر: "حضور بعض اوقات بیماری کی بعض علامات میں خفیف اور عارضی زیادتی محسوس فرماتے ہیں۔ لیکن عام حالت خدا کے فضل سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ حضور کے اپنے الفاظ میں تفصیلی رپورٹ ڈاک کے ذریعہ بھجوائی جا رہی ہے۔"

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر پبلیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۵۵ء

آئین کی بالادستی

مغربی پاکستان کی انجمن تنظیم مزدوران کے نئے مرکز کا افتتاح کرتے ہوئے ہز ایکسی لنسی مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان نے جو تقریر فرمائی ہے اس میں آپ نے فرمایا ہے کہ "میں جمہوری اور صرف جمہوری طرز حکومت کا قائل ہوں۔ اور اسی نظام کو اپنے ملک میں دیکھنا چاہتا ہوں" آپ کے یہ الفاظ ملک وقوم کے لئے بے حد باعث اطمینان ہیں۔ اور ان خطرات کو دلوں سے نکالنے والے ہیں۔ جو بعض عجلت پسند لوگ ملک کے موجودہ حالات سے بطور خود غلط اندازہ لگا کر مستقبل کے متعلق عوام اور سادہ دل لوگوں کو ہراساں کرنے کی سعی کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جب سے دستور ساز اسمبلی کو جس نے ملک کو کئی ایک خطرات میں ڈال دیا تھا۔ اور لوگوں کا اس پر اعتماد نہیں رہا تھا۔ اور وہ اپنا کام انجام دینے کے ناقابل ہو چکی تھی۔ گورنر جنرل نے اپنے اعلان مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۴ء کے ذریعہ برطرف کیا ہے۔ گورنر جنرل اور ان کے معتمد مشیر اسی وقت سے کوشش کر رہے ہیں کہ ملک میں جلد از جلد عوام اپنے نمائندے منتخب کر کے آئینی مسائل کا فیصلہ کریں۔ کیونکہ جیسا کہ انہوں نے اس اعلان میں واضح کیا تھا ایسا کرنے کا آخری اختیار جمہور ہی کو حاصل ہے۔

اس اعلان سے بھی ظاہر ہے۔ کہ آپ کی یہ رائے جو ہم نے اوپر درج کی ہے۔ کہ آپ صرف جمہوری طرز حکومت کے قائل ہیں شروع سے ہی رہی ہے۔ اور آپ کے بعد کے طرز عمل نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ چنانچہ آپ نے جو اعلان آئینی کنونشن کے متعلق فرمایا ہے۔ اس میں بھی یقین دلایا ہے کہ آپ کی حکومت ہر امر میں فیڈرل کورٹ کے فیصلوں کی پیروی کرے گی۔ اور قانون کی بالادستی کو برقرار رکھے گی۔

جمہوری طرز حکومت کا یہی خاصہ ہے کہ حکومت اور عوام قانون کے حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنی سرگرمیاں جاری رکھتے ہیں اور قانون کی بالادستی کو ضرر نہیں پہونچنے دیتے گورنر جنرل کی طرف سے اس کا اعلان ملک وقوم کے لئے واقعی اطمینان بخش ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ ہر عنصر اس اعلان کو احترام کی نظر سے دیکھے گا۔ اور اپنے وطن کی ترقی اور بہبودی کے لئے کوشاں ہوگا۔ چنانچہ گورنر جنرل نے اپنی اس تقریر میں جو کچھ فرمایا ہے وہ اسی نقطۂ نظر سے فرمایا ہے۔ آپ نے صرف یہ نہیں فرمایا کہ

"میں جمہوری اور صرف جمہوری طرز حکومت کا قائل اور حامی ہوں۔ اور اس نظام کو اپنے ملک میں رائج دیکھنا چاہتا ہوں"۔

بلکہ یہ بھی ساتھ ہی فرمایا ہے کہ

"مجھے امید ہے کہ آپ بھی اپنی دنیاوی اور روحانی اقدار کو ایسے سانچے میں ڈھال لیں گے۔ جو اس نظام ~~جمہوریت~~ کی تعمیر اور تقویت کا باعث بن سکے"۔

آپ نے یہ مزدوروں سے خطاب کر کے فرمایا ہے۔ مگر اس کی مخاطب تمام ملک وقوم ہے۔ پاکستان میں رہنے والا ہر فرد اس کا مخاطب ہے۔ اگر ارباب حکومت اور عوام اس کے پابند ہوں۔ تو ملک وقوم کا مستقبل یقینی ہے

داعیاً الی اللہ

ہفت روزہ المنیر لائل پور مودودی صاحب کی جماعت کے حامیوں یا متفقین کا جریدہ ہے جس کی پیشانی پر

داعیاً الی اللہ باذنہ و
سراجاً منیرا

لکھا ہوتا ہے۔ اور یہ آیت خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہے۔ پورا کلام اس طرح ہے۔

یا ایھا النبی انا ارسلناک
شاھداً ومبشراً ونذیرا
وداعیاً الی اللہ باذنہ و
سراجاً منیرا

ترجمہ: اے نبی ضرور ہم نے تجھے شاہد مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس کے حکم سے اللہ تعالےٰ کی طرف بلانے والا اور نور دینے والا سورج۔

معلوم ہوتا ہے پہلی آیہ کریمہ دیدہ دانستہ چھوڑ دی گئی ہے۔ اول اس لئے کہ یہ معلوم نہ ہو سکے۔ کہ یہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کیا گیا ہے۔ جو آنحضرتؐ کی رسالت کی ایک منفرد شان کا حامل ہے۔ دوئم شاید اس لئے بھی کہ پہلے حصہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے لفظ مبشر استعمال کیا گیا ہے۔ اور مودودی صاحب کے نزدیک "اسلامی جماعت" مبشرین کی جماعت نہیں ہوتی۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی پارٹی ہوتی ہے۔ اگر حقیقی "اسلامی جماعت" کے عظیم الشان رسول ہی قرآن کریم سے مبشر ثابت ہو جائیں۔ اور یہ پتہ چل جائے کہ یہ خطاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خود اللہ تعالےٰ نے بخشا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے نازل فرمانے والے اور مودودی صاحب میں تضاد ہو جاتا تھا۔ اس لئے داعیاً الی اللہ باذنہ اور سراجاً منیرا پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی کس۔ انکساری کے ساتھ۔

کہتے ہیں کسی جولاہے کے ہاں لڑکا پیدا ہوا لوگوں نے پوچھا بھئی کیا نام رکھا ہے لڑکے کا؟ جولاہے نے نہایت انکساری سے جواب دیا "ہم غریب اور جاہل آدمی ہیں اس لئے قرآن کریم میں سے پہلا نام ہی رکھ لیا ہے۔ یعنے "رب العالمین"۔

سراجاً منیرا کے معنے ہیں ایسا چراغ جو دوسروں کو نور دیتا ہے۔ عموماً اس سے سورج مراد لئے جاتے ہیں۔ کیونکہ سورج بھی کئی چاندوں کو روشنی بخشتا ہے۔ جو رات کے وقت مختلف سیاروں کو روشن کرتے ہیں۔ ہمارے کرہ ارض کا تو صرف ایک چاند ہے مگر مشتری کا اور بعض دوسرے سیاروں کے کئی کئی ایک چاند ہیں۔ ان آیات کریمہ سے پہلے دو تین آیات چھوڑ کر وہ مشہور آیہ کریمہ ہے۔ جس میں "خاتم النبیین" کے الفاظ آتے ہیں۔

خیر۔ یہ تمہید تو ہم نے ناظرین الفضل کو ہفت روزہ "المنیر" لائل پور سے تعارف کرانے کے لئے دی ہے۔ اصل بات جو ہم اس جریدہ کے ضمن میں عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ گزشتہ جلسہ سالانہ احمدیہ ربوہ کے بعد سے اس میں ایک سلسلۂ مضامین "ربوہ کی سیر" کے زیر عنوان شائع ہو رہا ہے اس مضمون کے لکھنے والے کوئی ادیب جناب "بشیر راشد" صاحب ہیں۔

یہ مضمون مسلسل کئی قسطوں میں شائع ہو رہا ہے۔ اور سچ یہ ہے کہ اس کو پڑھ کر ربوہ اور جماعت احمدیہ کے متعلق ہمیں ایسی معلومات حاصل ہوئی ہیں جو خود ربوہ کے رہنے والوں کو بھی حاصل نہیں۔ اور ہمارے تو خواب وخیال میں بھی نہ آئی تھیں۔ ہم اس اضافہ معلومات کے لئے جناب بشیر راشد صاحب کے ممنون ہیں۔ بطور نمونہ از خروارے ایک اقتباس ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔

"ہم اپنے غائبانہ شہر کا سیر کو یہ بتلانا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ خلیفہ صاحب شاعر باپ کے شاعر بیٹے ہیں۔ مرزا صاحب آنجہانی شاعر ہونے کے مدعی ہی نہیں تھے۔ بلکہ انہوں نے اپنے اکثر و بیشتر اشعار کو الہامی کہا ہے۔ اور اپنے مخالفین کو منجملہ دوسرے وسیع وعریض "چیلنجوں" کے ایک چیلنج یہ بھی دیا تھا۔ کہ میرے مجموعہ اشعار "اعجاز احمدی" کا مقابلہ کر کے کامیاب ہو جاؤ تو مجھ سے انعام حاصل کرو"۔

(المنیر لائل پور ۲۲ مارچ ۱۹۵۵ء)

"اعجاز احمدی" واقعی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ آپ نے اس کے متعلق چیلنج دیا تھا۔ مگر یہ بات ہمیں جناب بشیر راشد صاحب سے ہی معلوم ہوئی ہے۔ کہ یہ آپ کا "مجموعہ اشعار" ہے۔ جس "اعجاز احمدی" کو ہم جانتے ہیں۔ وہ عربی نثر میں آپ کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف ہے۔ جس کا جواب آج تک نہیں ہو سکا۔ اور جو واقعی چیلنج سے لکھی گئی تھی۔ مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کے مشہور عربی دان عالم رکن جناب مسعود عالم صاحب ندوی مرحوم زندہ ہوتے تو ہم جناب بشیر راشد کی خدمت میں جواب کے لئے عرض کرتے۔ ہمیں یقین ہے کہ جناب بشیر راشد صاحب وہ مشہور جواب نہیں دیں گے۔ کہ "اگر ہم چاہیں تو۔۔۔۔۔۔۔" الغرض ربوہ اور جماعت احمدیہ کے متعلق ایسی ہی وسیع معلومات ہیں۔ جو جناب بشیر راشد صاحب اپنے مضمون میں ارزانی فرما رہے ہیں۔

آخر میں ہم "المنیر" کے مدیر محترم سے نہایت ادب کے ساتھ پوچھتے ہیں کہ داعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیرا کے حقیقی مخاطب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی نعوذ باللہ کبھی اس قسم کی داستان گوئی کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کیا تھا؟ اگر داعیاً الی اللہ اور سراجاً منیرا کے عظیم الشان مقام کو اپنایا ہے۔ تو اس مقام کا کچھ تو احترام ہونا چاہیئے خوف خدا نہ سہی !

رمضان المبارک میں درس القرآن

امسال غالباً رمضان المبارک ۲۴ اپریل سے شروع ہو رہا ہے۔ نظارت تعلیم وتربیت کے انتظام کے ماتحت حسب سابق درس القرآن مسجد مبارک میں ہوگا۔ درس کا وقت ۴ بجے سے ۶ بجے شام تک مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ درس القرآن سے استفادہ کریں۔ (ناظر تعلیم وتربیت ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

صدیقی کمالات حاصل کرنے کی کوشش کرو

"بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے۔ کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ ان سے یہی فرمائے گا۔ کہ تم نے اللہ تعالےٰ پر بدظنی کی۔ بعض لوگ اس خیال کے بھی ہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ خطاکاروں کو معاف کریگا اور نیکوکاروں کو عذاب دے گا۔ ایسا خیال بھی اللہ تعالےٰ پر بدظنی ہے۔ اس لئے کہ اس کی صفت عدل کے سراسر خلاف ہے۔ گویا نیکی اور اس کے نتائج کو جو قرآن شریف میں اس نے مقرر فرمائے ہیں۔ بالکل ضائع کر دینا اور بے سود ٹھہرانا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے۔ اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنی سے ناامیدی اور ناامیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے اس لئے تم اس سے بچو۔ اور صدیق کے کمالات حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق کا خطاب دیا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپ میں کیا کیا کمالات تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اس چیز کی وجہ سے ہے جو ان کے دل کے اندر ہے اور اور اگر غور سے دیکھا جائے تو حقیقت میں حضرت ابوبکرؓ نے جو صدق دکھایا۔ اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہر زمانہ میں جو شخص صدیق کے کمالات حاصل کرنے کی خواہش کرے۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ابوبکری خصلت اور فطرت کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو۔ مجاہدہ کرے۔ اور پھر حتی المقدور دعا سے کام لے۔ جب تک ابوبکری فطرت کا سایہ اپنے اوپر ڈال نہیں لیتا۔ اور اسی رنگ میں رنگین نہیں ہو جاتا صدیقی کمالات حاصل نہیں ہو سکتے۔

ابوبکری فطرت کیا ہے؟ اس پر مفصل بحث اور کلام کا یہ موقعہ نہیں۔ کیونکہ اس کے تفصیلی بیان کے لئے بہت وقت درکار ہے۔ میں مختصراً ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں اور وہ یہ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اظہار فرمایا۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ شام کی طرف سوداگری کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ جب واپس آئے تو ابھی راستہ ہی میں تھے کہ ایک شخص آپؓ سے ملا۔ آپؓ نے اس سے مکہ کے حالات دریافت فرمائے۔ اور پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ جیسا کہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان سفر سے واپس آتا ہے۔ تو راستہ میں اگر کوئی اہل وطن مل جائے۔ تو اس سے اپنے وطن کے حالات دریافت کرتا ہے۔ اُس شخص نے جواب دیا۔ کہ نئی بات یہ ہے کہ تیرے دوست محمدؐ نے پیغمبری کا دعوےٰ کیا ہے۔ آپؓ نے یہ سنتے ہی فرمایا۔ کہ اگر اس نے یہ دعوےٰ کیا ہے۔ تو بلاشک وہ سچا ہے۔ اسی ایک واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر آپؓ کو کس قدر حسن ظن تھا۔ معجزے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ معجزہ وہ شخص مانگتا ہے۔ جو مدعی کے حالات سے ناواقف ہو۔ اور جہاں غیریت ہو۔ اور مزید تسلی کی ضرورت ہو۔ لیکن جس شخص کو حالات سے پوری واقفیت ہو۔ تو اسے معجزہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ الغرض حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ راستہ میں ہی آنحضرت کا دعویٰ نبوت سُنکر ایمان لے آئے۔ پھر جب مکہ میں پہنچے تو آنحضرتؐ کی خدمت مبارک میں حاضر ہو کر دریافت کیا۔ کہ کیا آپؐ نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے؟ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ہاں یہ درست ہے۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ آپ گواہ رہیں۔ کہ میں آپؐ کا پہلا مصدّق ہوں۔ آپؓ کا ایسا کہنا محض قول ہی قول نہ تھا۔ بلکہ آپ نے اپنے افعال سے اسے ثابت کر دکھایا۔ اور مرتے دم تک اُسے نبھایا۔ اور بعد مرنے کے بھی ساتھ نہ چھوڑا۔

درحقیقت اس امر کی بہت بڑی ضرورت ہے کہ انسان کا قول اور فعل باہم مطابقت رکھتے ہوں۔ اگر ان میں مطابقت نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم یعنی تم لوگوں کو تو نیکی کا امر کرتے ہو۔ مگر اپنی جانوں کو اس نیکی کے امر کا مخاطب نہیں بناتے بلکہ بھولی جاتے ہو۔"

(ملفوظات)

عبادت الٰہیہ اور روزہ

(از مکرم صلاح الدین صاحب بنگالی)

پیدائش بنی نوع انسان کی اصل غرض جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بھی بیان فرمایا "عبادت" ہے اور روزہ عبادت کی ایک مخصوص شکل ہے۔ تعبد کے معنی ہوتے ہیں نشان لے لینا۔ پس عبادت الٰہیہ کے معنی ہوئے خدا تعالےٰ کے عکس اور اس کی تصویر کو اپنے اندر پیدا کر لینا۔ ظاہر ہے کہ جب کوئی انسان خدا تعالےٰ کی صفات کا عکس اپنے اندر پیدا کر لے گا۔ تو دنیا کے لئے اس کا وجود بہت ہی مفید اور بابرکت ثابت ہوگا۔

خدائے عزوجل نے عبادت کا حکم اس لئے نہیں دیا۔ کہ وہ ہماری عبادت کا محتاج تھا۔ عبادت کوئی ٹیکس نہیں۔ جو بادشاہ کو ادا کیا جائے۔ اس غنی ہستی کو ان باتوں کی کیا ضرورت ہاں اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ عبادت انسان کی تمام برائیوں کو دُور کر دیتی ہے۔ اور وہ قسم قسم کی خرابیوں میں مبتلا ہو کر ہلاک ہونے سے بچا رہتا ہے۔

عبادت سے انسان کے اندر ایک نور پیدا ہوتا ہے۔ جو اس کو آئندہ ترقی کے منازل طے کرنے میں مشعلِ راہ کا کام دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ ان المومن اذا اذنب ذنباً کان نکتۃ سوداء فی قلبہٖ فان تاب و نزع واستغفر صقل قلبہ فان زاد زادت حتٰی یغلف قلبہ۔ یعنی جب انسان کوئی کام کرتا ہے۔ تو اگر وہ نیک کام ہو۔ تو اس پر ایک نیک نقطہ لگ جاتا ہے۔ یعنی علاوہ اس نیک کام کا شرعی نتیجہ نکلنے کے ایک طبعی نتیجہ بھی نکلتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اس شخص کے دل پر ایک نورانی نقطہ ڈال دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ نیکیوں پر آئندہ زیادہ قادر ہو جاتا ہے۔ اور جو کوئی بدی کرتا ہے۔ اس کو علاوہ شرعی سزا ملنے کے اس کا ایک طبعی نتیجہ اس شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس کے دل پر ایک سیاہ داغ ڈال دیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ سلسلہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ یا سارا دل سفید ہو جاتا ہے یا سارا سیاہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:۔

"تاریخوں سے ثابت ہے۔ کہ جب رومی سفیر مسلمانوں کی حالت دیکھ کر واپس گیا۔ تو اس نے بادشاہ سے کہا۔ آپ مسلمانوں کے مقابلہ میں جیت نہیں سکتے۔ اس نے پوچھا کیوں؟ رومی سفیر نے جواب دیا۔ وہ تو سارا دن لڑتے ہیں اور ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادتیں کرتے رہتے ہیں۔ وہ آدمی نہیں بلکہ جن معلوم ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت پر زور دینا ایسا نور پیدا کر دیتا ہے۔ کہ جس سے پہلے انسان کو اپنے نفس پر قابو حاصل ہوتا ہے۔ اور پھر وہ دنیا کی اور طاقتوں کو مغلوب کر لیتا ہے۔"

حضور اس سے آگے پھر فرماتے ہیں:۔

"آج کل کے لوگ مغربی تہذیب کے ماتحت یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ذکر الٰہی وغیرہ کرنا اور مصلّے پر بیٹھے رہنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ حالانکہ یہ مصلّے پر بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنے والے ہی تھے۔ جنہوں نے بارہ سال کے اندر اندر آدھی دنیا تہ و بالا کر دی۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ مصلے پر بیٹھنے سے وقت ضائع نہیں ہوتا۔ بلکہ انسان کو ایسی برکت ملتی ہے۔ کہ وہ بڑے سے بڑے کام تھوڑے سے وقت میں کر لیتا ہے۔"

پس عبادت الٰہیہ اپنی ذات میں ایسی خوبی رکھتی ہے۔ کہ جب انسان اس پر التزام کرتا ہے۔ تو اس کے اندر بڑے بڑے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ اور بہت سے عیوب سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت ہر عبادت الٰہیہ بدی سے روکتی ہے۔ چاہے ہندو کی ہو۔ یہودی کی ہو۔ زرتشتی کی ہو۔ عیسائی کی ہو۔ مثلاً عیسائی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے۔ تو کیا کہتا ہے۔ یہی کہتا ہے۔ میری آج کی روٹی مجھے دے۔ اے خدا تیری بادشاہت جیسی آسمان پر ہے ویسی ہی زمین پر بھی آئے۔ یہ چیز انسان کے دل میں آخر خشیت تو پیدا کر دیتی ہے۔ ایک جابر بادشاہ جو ظالمانہ حکومت کر رہا ہوتا ہے۔ اگر کھڑے ہو کر دن میں ایک دفعہ بھی اللہ تعالےٰ کے حضور یہ دعا کرتا ہے کہ میری آج کی روٹی مجھے دے۔ تو اس کے دل میں بھی کچھ نہ کچھ انکسار پیدا ہو جاتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ میں بھی کسی کا محتاج ہوں۔ اس کے بعد یہی خیال اسے نیکیوں کی طرف لے جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم)

الغرض عبادت الٰہیہ خواہ اسلامی ہو یا غیر اسلامی بہرحال ایک عبادت گذار کے اخلاق اس کی نسبت بہت اعلیٰ ہوں گے جس کے دل میں کسی قادر مطلق ہستی کا تصور نہیں۔ ایک مذہبی آدمی اگر گناہ کرے گا۔ تو اس کے دل میں یہ بھی احساس پیدا ہوگا۔ کہ میں مذہب کے خلاف چل رہا ہوں۔ مگر جو شخص کسی مذہب کو ماننے والا نہیں۔ اور جس کے دل میں کسی بالا ہستی کا خوف نہیں وہ گناہ کرنے میں دلیر ہوگا اور غلطی کرے گا بھی تو سمجھے گا میں ٹھیک کر رہا

ہوں۔ مگر اسلامی عبادت جہاں ایک طرف اخلاق کی درستی اور روحانی اقدار کی بلندی کے لئے غیر معمولی قوت پیدا کرتی ہے۔ وہاں دوسری طرف جسمانی مفاد اور مصالح کا بھی خاص خیال رکھتی ہے۔ اسلامی عبادات کی یہ بہت بڑی فضیلت ہے۔ کہ عبادت کو انسانی پیدائش کی اصل غرض قرار دینے کے باوجود اس میں اعتدال کو برقرار رکھا گیا ہے۔ لیکن باقی مذاہب کی عبادت میں یا تو افراط کا پہلو بتایا جاتا ہے۔ یا تفریط کا۔ مگر اسلام کی ہر عبادت لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا" کے مطابق ہے۔ اسلام کا کوئی حکم ایسا نہیں۔ جس میں اعتدال کو مدنظر نہ رکھا گیا ہو۔ اسلام نے جہاں مال جمع رکھنے سے منع فرمایا۔ وہاں ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا۔ کہ تم ایسے بھی نہ ہو کر بالکل خالی ہاتھ ہو جاؤ۔ جہاں روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ وہاں ساتھ ہی یہ بھی کہا۔ کہ تم سارا سال روزہ نہ رکھو۔ جہاں نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ وہاں یہ بھی کہا کہ ساری رات قیام نہ کرو۔ اور خود ہی ایسے اوقات معین کر دیئے۔ جن میں نماز پڑھنا ممنوع قرار دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں:۔ کہ "رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کسی نے بتایا۔ کہ عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں۔ کہ میں ہر روز روزہ رکھوں گا۔ اور ہر رات عبادت کے لئے جاگا کروں گا۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا۔ تو میں نے اس بات کی تصدیق کی آپؐ نے فرمایا۔ تم میں اس بات کی طاقت نہیں۔ کبھی روزہ رکھا کرو۔ کبھی افطار کیا کرو۔ کبھی سویا کرو اور کبھی عبادت کیا کرو۔ اور مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا کافی ہے۔ ...... (بخاری)

اسلامی عبادات میں روزہ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ دنیا کے دوسرے ممتاز مذہبوں نے بھی اگرچہ روزہ کو برقرار رکھا ہے۔ مگر اجتماعی روزہ کا طریق مسلمانوں کے سوا اور کسی قوم میں نہیں۔ ظہور اسلام سے قبل بھی لوگ روزہ رکھا کرتے تھے۔ لیکن صرف کسی شخص کے سوگ میں رنج وغم کے مواقع پر یا پھر کسی مصیبت کے وقت۔ مگر اسلام نے روزہ کے طریقہ اور مقصد کو بدل کر اسے روحانی ترقی اخلاقی بلندی اور جسمانی صحت کو برقرار رکھنے اور ترقی دینے کا ایک زبردست وسیلہ بنا دیا ہے۔ اسلامی نظام جن پانچ اہم بنیادوں پر قائم ہے۔ ان میں سے ایک "صوم رمضان" ہے۔ ہلال رمضان کے نمودار ہوتے ہی پوری اسلامی دنیا میں مساوات کی ایک عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ امراء اپنے کھانوں کی رنگارنگی دن بھر کی لذتوں کو چھوڑ کر غرباء کی طرح دو وقت کھاتے ہیں۔ انہیں بھی غرباء کی طرح رات کو اٹھنا پڑتا ہے۔ اور غریبوں کی طرح بھوک اور پیاس کی اذیت برداشت کرنی پڑتی ہے۔

عبادات میں سے یہ عبادت اللہ تعالےٰ کو بہت پسند ہے۔ روزہ انسان کے دل کو اللہ تعالیٰ کے نور سے اتنا بھر دیتا ہے۔ کہ وہ ایک شفاف آئینہ کی طرح بن جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں خدا تعالےٰ کا عکس نظر آنے لگتا ہے۔ اور یہی عبادت کے حقیقی معنے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ قال اللہ عزوجل کل عمل بن اٰدم لہ الا الصیام فانہ لی۔ وانا اجزی بہٖ (بخاری) یعنی اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ انسان کا ہر عمل اس کے اپنے لئے ہے۔ سوائے روزوں کے۔ روزہ میرے لئے ہے اور اس کا بدلہ میں خود ہوں۔ انا اجزی بہٖ کا یہی مطلب ہے۔ کہ روزہ کے بدلے انسان کو خدا ملتا ہے یعنی اس کے قلب میں خدا تعالےٰ کا عکس نظر آنے لگتا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ روزہ صرف خدا تعالےٰ کی خاطر رکھا جاتا ہے۔ اس میں ریاکاری کا پہلو بہت کم ہوتا ہے۔ ایک شخص بھوک اور پیاس کی شدت برداشت کرتا ہے۔ اپنی خواہشات کو چھوڑتا ہے۔ تو کیا صرف اس لئے کہ سوسائٹی کی نگاہ میں روزہ دار کہلائے؟ اس بات کے لئے اسے تکالیف برداشت کرنے کی کیا ضرورت۔ وہ پس پردہ کھاتا پیتا رہے۔ اور جو جی میں آئے کرے۔ اور پھر اپنے آپ کو روزہ دار ظاہر کرے۔ تو کسی کو کیا خبر ہو سکتی ہے؟ لیکن اس کا روزہ روزہ نہیں ہوگا۔ حقیقی روزہ وہی ہے جس میں اس کے تمام شرائط کو ملحوظ رکھا جائے۔ اور وہ صرف خدا تعالےٰ کے لئے ہی ہو سکتا ہے۔

قرآن کریم روزہ رکھنے کا فائدہ یہ بتاتا ہے۔ کہ لعلکم تتقون۔ (البقرہ ع ۲۳) یعنی روزہ رکھنے سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور جب انسان کے اندر اتقا پیدا ہوگا۔ تو وہ بدیوں سے اجتناب کرے گا۔ وہ شخص جس کو خدا تعالےٰ کا ڈر نہ ہو۔ وہ گناہ کرنے میں بے باک ہوتا ہے۔ مگر جس کے دل میں خوف خدا ہوگا۔ وہ پھونک پھونک کر قدم اٹھائے گا۔ حدیث میں "الصوم جنۃ" کے الفاظ ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے۔ کہ روزہ تمام برائیوں اور خرابیوں کو روکنے کے لئے ایک ڈھال ہے۔ اس کے علاوہ روزہ کا ایک یہ فائدہ ہے۔ کہ جب انسان روزہ رکھتا ہے۔ تو اس کے دل میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب دو وقت کا کھانا ٹال جانے کے باوجود مجھے اتنی تکلیف ہوتی ہے۔ تو ان بیچاروں کا کیا حال ہوگا۔ جن کو کئی کئی وقت فاقے کرنے پڑتے ہیں۔ غرضیکہ روزہ رکھنے سے غرباء پروری کا مادہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ جو قومی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے اور پھر اسلامی روزہ کا طریق تو ایسا ہے کہ اس سے قوت ارادی بہت مضبوط ہوتی ہے۔ لوگ "ہپناٹزم" کے طریق پر مشق کر کے اپنی قوت ارادی کو بڑھاتے ہیں۔ مگر اسلام نے ہمیں ایسا طریقہ سکھا دیا جس سے خدا بھی مل جاتا ہے۔ قوت ارادی بھی مضبوط ہو جاتی ہے۔ گناہ بھی چھوٹ جاتے ہیں اور جسمانی صحت کی بھی ترقی ہوتی ہے۔ آئیے اب دیکھتے ہیں روزہ کے بارے میں اطبائے یورپ کیا کہتے ہیں۔

(۱) "روزہ رکھنے سے خیالات پریشان نہیں ہوتے۔ جذبات کی تیزی جاتی رہتی ہے برائیاں اور بدیاں دور ہو جاتی ہیں اور تجرد کی زندگی بخوبی گذر جاتی ہے" (ڈاکٹر مانگل)

(۲) "روزہ دل میں سکون۔ صبر اور اطمینان پیدا کرتا ہے۔ اس سے قوت برداشت بڑھتی ہے اور سختیاں سہنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔" (ڈاکٹر ہنری ایڈورڈ)

(۳) "روزہ روحانی امراض کا علاج ہے یہ روح کو پاک وصاف رکھتا ہے۔" (ڈاکٹر سیموئیل الگزانڈر)

(۴) "تشدد اور مصائب تشنگی وگرسنگی برداشت کرنے کے لئے روزہ سے بہتر کوئی چیز نہیں۔" (ڈاکٹر سنگر)

(۵) "جذباتی انسانوں اور مجردوں کے لئے روزہ بہت مفید ہے۔ اس سے خیالات درست رہتے ہیں اور شیطانی وسوسے قریب نہیں آتے" (ڈاکٹر ابراہیم جے ہنری)

(۶) روزہ سے ظاہر وباطن کی غلاظتیں دور ہوتی ہیں۔ یہ روحانی اور جسمانی بیماریوں کا دافع ہے۔ (ڈاکٹر جوزف)

(۷) "کبھی کبھی روزہ رکھنا مفید ہوتا ہے۔ اس سے جسم کو بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔" (ڈاکٹر فرینکلن)

(۸) "روزہ سے کئی جسمانی بیماریاں زائل ہوتی ہیں۔ خصوصاً مرطوب اور بلغمی بیماریاں" (ڈاکٹر کلاڈیو)

(۹) "روزہ رکھنا صحت کے لئے مفید ہے اس سے بدن کئی امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ خراب اور فاسد مواد اپنے زہریلے اثرات پیدا نہیں کر سکتے۔" (ڈاکٹر ایڈورڈ نکلسن)

(۱۰) "مہینہ میں ایک دو بار روزہ رکھنا امراض کے لئے حفظ ماتقدم ہے اور قیام صحت کے لئے مفید تدبیر ہے۔" (ڈاکٹر ڈی جیکب)

(۱۱) "فاقہ کشی کی بہترین صورت وہ روزہ ہے جو اہل اسلام کے طریق سے رکھا جاتا ہے میں یہ مشورہ دوں گا کہ جب کسی کو فاقہ کرنے کی ضرورت پڑے۔ وہ اسلامی طریق سے روزہ رکھا کرے۔ طبیب اور ڈاکٹر جس طریقہ سے فاقہ کراتے ہیں وہ قطعی غلط ہے۔" (ڈاکٹر ایمرسن)

(۱۲) "جس شخص کو تزکیہ نفس کی ضرورت ہو اسے لازم ہے کہ وہ کثرت سے روزے رکھا کرے۔ میں مسیحی دوستوں سے کہوں گا کہ وہ اس بات میں مسلمانوں کی تقلید کریں کہ ان کا روزہ رکھنے کا طریقہ بہترین ہے۔" (ڈاکٹر رچرڈ)

(ماخوذ از رسالہ ہمدرد صحت مئی ۱۹۵۳ء)

امراء صاحبان اور مبلغین سلسلہ کیلئے ضروری اعلان

(از حضرت مرزا شریف احمد صاحب جائنٹ ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ)

اس سال مجلس مشاورت کے ایجنڈے میں یہ بات بھی شامل تھی کہ سلسلہ کے مبلغ انتظامی لحاظ سے مقامی امراء کے ماتحت کر دیئے جائیں۔ اس کے متعلق مجلس مشاورت میں گفتگو بھی ہوئی۔ لیکن مجلس مشاورت کی کوئی گفتگو فیصلہ کے معنے نہیں رکھتی جب تک کہ مجلس مشاورت کی سفارش پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس کو منظور فرما کر جاری کرنے کی ہدایت نہ فرمائیں۔

اس وقت تک اس سال کی مجلس مشاورت کے فیصلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے نہ تو پیش ہوئے ہیں۔ نہ ہی آپ نے ان کے متعلق کوئی ہدایت جاری فرمائی ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ بعض جگہ امراء اور مبلغین کو یہ غلط فہمی نہ پیدا ہو جائے کہ آئندہ مبلغین کے طریق کار میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔ مرکزی مبلغین کا طریق کار وہی ہوگا جو آج تک رہا ہے۔ جس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ سے اطلاع ملی اس کو اخبار میں شائع کر دیا جائے گا۔ اور اس تاریخ سے ہی جماعت کو اطلاع دیدی جائے گی جس سے نئے فیصلہ کا اگر کوئی ہوا اجراء ہوگا۔ بہرحال آج مبلغین اور امراء کی پوزیشن وہی ہے جو اس سے قبل چلی آئی ہے اور جو طریق آج تک رہا ہے وہی رہے گا جب تک کہ حضور کا نیا فیصلہ جاری ہو کر ہم تک پہنچ نہ جائے۔

اسلام کا نظام مالیات

از مکرم محمد طفیل صاحب منیر ربوہ

(۳)

(۱) اسلام نے حکومت کو بطور راعی اور شہریوں کو بطور رعیت قرار دیا ہے۔ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہٖ۔ الامام راع ومسئول عن رعیتہٖ والرجل راع فی اھلہ ومسئول عن رعیتہٖ والمرأۃ راعیۃ فی بیتِ زوجھا ومسئولۃ عن رعیتھا والخادم راع فی مال سیدہٖ ومسئول لہ عن رعیتہٖ فکلکم راع ومسئول عن رعیتہٖ۔ (متفق علیہ)

گویا اس حدیث کی رو سے حکومت رعایا کے فوائد۔ منافع۔ ضروریات۔ انفاق۔ اخلاق حفاظت اور معیشت ومسکن کی ذمہ وار ہے اور ان امور متذکرہ کی انجام دہی میں جس قسم کا اور جتنا خرچ ہو۔ اس کو بیت المال سے پورا کر سکتی ہے۔

(۲) رعایا کی رہائش اور خورد و نوش کی فراہمی کے لئے بیت المال پر دباؤ ڈالا جا سکتا ہے۔ مگر ساتھ ہی اسلام نے الید العلیا خیر من الید السفلیٰ فرما کر مومنین کو ہدایت کی کہ وہ اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہوا کریں حکومت کے خزانے کے آسرے زندگی بسر کرنا ان کی شان کے شایاں نہیں۔

لیکن اگر مسلمانوں کی اکثریت کے اپنے بوجھ کو خود اٹھانے کے باوجود کوئی گھرانہ غربت کے باعث فاقہ مستی کا شکار رہتا ہے۔ تو اس کی رکھوالی اور مدد کرنا حکومت کا فرض ہے۔ آنحضرت صلعم حضرت ابو بکرؓ۔ اور حضرت عمرؓ کے عمل سے یہی ثابت ہے۔ مگر اسلام جہاں غربا کی خبر گیری کا حکم دیتا ہے۔ وہاں سستی و کاہلی کو بھی برا مناتا ہے۔ ان حکومتی امداد کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ لوگ کام چھوڑ ہاتھ پر ہاتھ دھر بیٹھیں۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ایک سائل کو دیکھا۔ اس کی جھولی آٹے سے بھری ہوئی تھی۔ آپ نے اس سے آٹا لے کر اونٹوں کے آگے ڈال دیا۔ اور پھر فرمایا۔ اب مانگ!! اسی طرح ثابت ہے کہ اس وقت سوالیوں کو کام کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔

(۳) یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے مناسب انتظام کیا جاوے۔ اور اس انتظام کا مالی بار بیت المال پر پڑے گا۔

(۴) تعلیم و تربیت کے عام کرنے کے لئے اسکولوں۔ کالجوں کی تیاری اور پھر ماہرین تعلیم کی تیاری کے لئے مناسب بندوبست کی ذمہ دار حکومت ہو گی۔

(۵) ملک کی عزت اور آزادی کی حفاظت میں خرچ ہونے والا روپیہ بیت المال سے نکلے گا قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے مسلمانو! سرحدوں پر مضبوط چوکیاں بنائے رکھو۔ جو دوسری حکومتوں کے مقابلہ میں ملک کی حفاظت کریں اور امن اور جنگ میں برابر استقلال سے اس امر کا تعہد کرو۔

اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے تنخواہ دار فوج کا رکھنا اور اس کے لئے ہر قسم کے جدید اسلحہ کا فراہم کرنا اور ان کی ٹریننگ میں خاص توجہ دینا حکومت کے فرائض میں شامل ہے

(۶) پھر حفظان صحت کے لئے انتظام کرتے ہوئے اخراجات بیت المال پر ڈالے جا سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول کریم کو حکم دیتے ہیں۔ والرجز فاھجر کہ علاوہ قلبی و جسمانی صفائی کا خیال رکھنے کے گندگی و غلاظت کو عام طور پر دور کرنا چاہیئے۔

(۷) پھر ان لوگوں کی مدد میں جو کہ کوئی پیشہ تو جانتے ہوں۔ لیکن ان کے پاس کام کرنے کو پیسہ نہیں۔ بیت المال سے روپیہ نکالا جا سکتا ہے۔ قرآنی اصطلاح میں ایسے لوگوں کو "مساکین" کا نام دیا گیا ہے۔

(۸) اندرونی امن کے قیام کے لئے مناسب بندوبست کرنے میں تمام مصارف کی ذمہ داری بیت المال پر پڑے گی۔ اسلامی تاریخ سے اس کے ثبوت میں کئی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں

(۹) آمد و رفت و رسل و رسائل کی آسانیاں مہیا کرنا بھی حکومت کا فرض منصبی ہے۔ جس کے لئے وہ بیت المال میں تصرف کر سکتی ہے۔

(۱۰) اسلام نے حکومت کا ایک فرض یزکیھم قرار دیا ہے۔ یعنی وہ لوگوں کو بلند کرے اونچا کرے۔ یعنی ہر قسم کی ترقی کو مد نظر رکھے۔ اس عام حکم میں تمام زمانوں کی ضرورتوں کو شامل کر دیا ہے۔ جو علوم جدیدہ بھی معلوم ہوں ان کو ملک میں رائج کرنا اور تحقیق و تجسس کی طرف لوگوں کو مائل کرنا جو تمدنی سوالات نئے پیدا ہوں ان کو شریعت کے دائرہ کے اندر حل کرنا یہ اسلامی حکومت کا فرض ہے جس سے عہدہ برآ ہونے میں . . . .

وہ بیت المال کو کام میں لا سکتی ہے۔ گزشتہ زمانہ کی اسلامی حکومت کے اہم مصارف یہ تھے۔

۱۔ گورنروں۔ قاضیوں۔ کلکٹروں۔ بیت المال کے افسر اور ریاست کے دوسرے عہدہ داروں کی تنخواہیں۔

۲۔ فوج کی تنخواہیں۔ یہ تنخواہیں ان اوقات کی ہوتی تھیں۔ جن میں وہ فوجی خدمات انجام دیتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے زمانے میں یہ اوقات غیر محدود تھے اور فوجیوں کی تنخواہیں بھی غیر معین تھیں۔ ان فوجیوں میں مال غنیمت کا ۴/۵ حصہ اور خراج کی آمدنی مساویانہ طور خرچ کی جاتی تھی۔

۳۔ زراعت میں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے نہریں کھدوانا بھی بیت المال کے ذمہ تھا دجلہ اور فرات سے بڑی بڑی نہریں کاٹ کر ریاست کے دور دراز حصوں میں آب رسانی کی سہولتیں مہیا کی جاتی تھیں۔

۴۔ قیدیوں کے خورد و نوش۔ لباس اور تجہیز و تکفین کے مصارف

۵۔ اسلحہ جنگ اور دوسرے جنگی ساز و سامان کے اخراجات۔

۶۔ ارباب علم و فضل کے وظائف

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں باقاعدہ وظیفہ یاب افراد کے نام حکومت کے دفتر میں درج تھے۔ اس وقت ان کی تعداد محدود تھی۔ اور عرب و غیر عرب کی تخصیص نہ تھی۔ اور ان وظائف کا دائرہ عمل۔ عجم کے ان لوگوں تک وسیع تھا۔ جو فردوست کے وقت عربوں کی جنگوں میں امداد کیا کرتے تھے۔ حضرت علی کے زمانہ تک یہی طریقہ عمل جاری رہا تھا۔ (الاحکام السلطانیہ صفحہ ۱۹۵، صفحہ ۱۹۶) فتوح البلدان صفحہ ۴۶۱ تاریخ یعقوبی جلد ۲ صفحہ ۲۱۳)

یہ ہے۔ اسلام کے نظام مالیات کا اجمالی اور سرسری سا خاکہ ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ اسلام نے اپنے نظام مالیات میں زندگی کے تمام شعبوں کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اور کوئی ایسی آمد کی صورت تجویز نہیں کی جس سے نفس انسانی گھن کھائے اور نہ ہی کوئی مصرف کی ایسی صورت بتائی۔ جس سے اسراف کی بو آئے

اے خدا تعالیٰ!

(حافظ غلام محمد حمید اللہ عابد۔ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

وہ دل نہ ہو جس میں گھر تیرا سچ یہ ہے کہ وہ دل دل ہی نہیں
جس محفل میں شامل نہ ہو تو۔ وہ محفل بھی محفل ہی نہیں

بے غرض تجسس ہے اس کا جس قافلے کی منزل ہی نہیں
وہ موج بھلا ہے موج کوئی جس کا کہ کوئی ساحل ہی نہیں

وہ دل ہی حقیقت میں دل ہے جس دل کا مکین تجھ جیسا ہو
وہ دل تو بھولا بھٹکا ہے جو تیری طرف مائل ہی نہیں

جس درد کا حاصل ہو لذت۔ وہ درد لبھاتا ہے دل کو
اس درد کو زحمت کہیئے جس درد کا یہ حاصل ہی نہیں

دن رات ہیں کٹتے عابدؔ کے تجھ کو ہی پکارے جاتا ہے
طالب ہے ترے دیدار کا وہ دولت کا تو وہ سائل ہی نہیں!

اعلان

صدر انجمن احمدیہ بکفالت جائداد بطور قرضہ تجارتی کچھ روپیہ لینا چاہتی ہے۔ جو صاحب استطاعت احباب اس موقعہ پر روپیہ لگانا چاہیں۔ اس کی مقدار اور تاریخ سے اطلاع فرمائیں۔

نوٹ:۔ جن احباب کی طرف سے پہلے اطلاع موصول ہو گی۔ انہیں ترجیح دی جائے گی۔ (ناظر بیت المال)

ولادت

مورخہ ۱۹ اپریل ۶۳ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے احباب بچہ و زچہ کی صحت کے لئے نیز مولود کے صالح اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد السلام زرگر گول بازار ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

احباب جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے حضور کے ارشاد کی تعمیل کر دی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے پیغام رقم فرمودہ ۱۱ مارچ ۵۵ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) "دوستوں نے سفر امریکہ کیلئے گذشتہ شوریٰ پر ایک چندہ کی تحریک کی تھی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ "حفاظت خاص یعنی" جماعت احمدیہ کے امام کی حفاظت کے لئے جو رقوم تجویز کی گئی تھیں گو کافی روپیہ اس میں آیا ہے مگر جتنی ضرورت ہے اتنا نہیں آیا۔ اس لئے میں اپنے محبوں اور مخلصوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ فیصلہ جو خود ان کا ہے کم سے کم اسے پورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ غیروں کے سامنے شرم اور ذلت محسوس نہ ہو .... میں نے آپ کو کبھی نہیں کہا تھا کہ آپ میرے باہر جانے کی کوئی سکیم بنائیں۔ یہ سکیم آپ لوگوں کی طرف سے پیش ہوئی۔ آپ نے ہی اسے منظور کیا۔ میں نے ایک لفظ بھی اس کے حق میں نہیں کہا۔ اب آپ کا فرض ہے کہ تکلیف اٹھا کر بھی جو ریزولیوشن آپ نے پاس کیا تھا اس کو پورا کریں۔"

(۲) "دوستوں کو میں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ قادیان میں ایک "امانت فنڈ" کی میں نے تجویز کی تھی اور وہ یہ تھی کہ قادیان کی ترقی کیلئے احباب کثرت سے امانتیں قادیان میں جمع کرائیں۔ خاص خاص وقت پر اپنی اغراض کیلئے خلیفۂ وقت سے بوقت ضرورت کچھ قرض لے لیا کریں گے۔ اس سے احباب کا روپیہ بھی محفوظ رہیگا اور بغیر ایک پیسہ چندہ کئے جماعت کے کام ترقی کرتے رہیں گے۔ قادیان میں اس تحریک کے مطابق ترقی کرتے کرتے ۲۷ لاکھ روپیہ اس امانت میں پہنچ گیا تھا اور بغیر ایک پیسہ کی مدد کے احباب کرام سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق پا جاتے تھے چنانچہ اس تحریک کا نتیجہ تھا کہ پارٹیشن کے بعد جب سارا پنجاب لٹ گیا تو جماعت احمدیہ کے افراد محفوظ رہے اور ان کو اس امانت کے ذریعہ دوبارہ پاکستان میں پاؤں جمانے کا موقعہ مل گیا۔ اس کی تفصیل کہ کس کس طرح اس روپیہ کو نکالا اور خرچ کیا اور پھر احباب کو واپس کیا۔ یہ تو جب اس زمانہ کی تاریخ لکھی جائے گی تو اس میں تفصیلاً آئیگا۔ مگر بہرحال جس طرح جماعت کے افراد اپنے پاؤں پر کھڑے رہے وہ ظاہر ہے۔ اگر اب بھی دوست میری بات کو مانیں گے تو انشاء اللہ بڑی بڑی برکتیں حاصل کریں گے۔ انہی اغراض کے ماتحت روپیہ جمع کرانا ہوگا جو میں نے اوپر بیان کی ہیں۔ تحریک صدر انجمن احمدیہ اور میں انشاء اللہ ذاتی طور پر ان امانتوں کے واپس کرنے کے ذمہ دار ہوں گے جس طرح پہلے دور میں ذمہ وار تھے اور ایک ایک پیسہ احباب کو ادا کر دیا تھا۔ روپیہ کا گھر میں پڑے رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس رہنا قومی ترقی کیلئے روک ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کی ترقی کی خاطر ان کی تعلیم اور پیشوں کی ترقی کی خاطر اپنی آمدن میں سے تھوڑی ہو یا بہت پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور امانت کے طور پر تحریک جدید یا صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کراتے رہیں اور اس کا نام امانت خاص رکھیں۔"

جملہ جماعتوں اور احباب کو اپنا جائزہ لینا چاہیئے کہ انہوں نے حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں کیا کوشش فرمائی ہے اور اس سلسلے میں اپنی اس جد و جہد کو تیز سے تیز تر کر دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

تحریک جدید میں ہر احمدی حصہ لے

"جب میں نے تحریک جدید کا اعلان کیا تھا تو تمہاری کمزوری کا وقت تھا۔ اگر اس وقت میں یہ کہہ دیتا کہ یہ تحریک قیامت تک کے لئے ہے تو شاید تم میں سے اکثر ہمت سے کام نہ لیتے۔ اور اس میں حصہ لینے سے محروم رہ جاتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری زبان سے پہلے تین اور دس، اور پھر انیس کا لفظ نکلوا دیا۔"

خدا تعالیٰ نے جانتا تھا کہ جب یہ لوگ انیس سال تک پہنچ جائیں گے تو وہ اس طرح اس میں پھنس جائیں گے کہ اس سے ان کا نکلنا مشکل ہوگا۔" (اے انیس سال تک حصہ لینے والو!!! اگر کچھ بقایا انیس سال کے پورا کرنے میں رہ گیا ہے تو اسے ادا کر کے اپنا نام انیس سالہ جہاد کبیر کی فہرست میں لکھوا لو۔ تا آپ کا نام تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے۔ وکیل المال)

"اس وقت تک سارے اہم ممالک میں ہمارے مشن قائم ہیں اور ان میں ہماری تبلیغ ہو رہی ہے اب اگر تحریک جدید کی کمزوری کی وجہ سے ہمیں کسی مشن کو بند کرنا پڑا تو تمہاری ناک کٹ جائے گی۔ اب ناک کٹوانے سے محفوظ رہنے کے لئے تمہیں ساتھ ساتھ چلنا پڑے گا۔ تم اپنے آپ کو تبلیغ میں اس طرح پھنسا بیٹھے ہو کہ اب سوائے بے شرمی اور بے حیائی کے اور کوئی چیز نہیں جو تمہیں اس کام سے ہٹا سکے۔ تبلیغ اسلام کے متعلق جو ذمہ واری تم پر عاید ہوتی ہے اس کو جانے دو۔ تم اپنی ناک کی حفاظت کرو۔ اگر تم تحریک جدید سے ہٹ گئے تو تمہاری ناک کٹ جائے گی۔"

پس تحریک جدید ہر احمدی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام کے لئے حصہ لے گو وعدوں کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ مگر ایسے احباب جن کو تحریک جدید کے مطالبہ کا علم نہ ہوا یا کوئی سفر پر رہے ہوں یا سخت بیمار رہوں اور اب اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی ہو یا تحریک جدید کی ضرورت کا احساس ہی نہ ہوا ہو اور وقت بے پرواہی اور غفلت میں گذار دیا ہو۔ وہ تو اب بھی اپنا وعدہ حضور کے پیش کر سکتے ہیں۔ یا اس دفتر میں ارسال کر دیں ان کو روک نہیں۔ خواہ دفتر اول کے ہوں یا دفتر دوم کے۔

علاوہ ازیں وہ دفتر اول کے احباب ہیں ان کا انیس سالہ حساب پورا نہیں وہ جلد سے جلد پورا کر لیں۔ کیونکہ ان کے روپیہ سے تبلیغ اسلام کو مدد ملے گی۔ اور ان کا نام یادگار زمانہ فہرست میں ہوگا۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) سید نذیر حسین شاہ صاحب گھٹیالیاں بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد ظفر ممتاز گھٹیالیاں

(۲) بندہ نے ایک کام کیلئے درخواست دی ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم یہ کام اپنے فضل و کرم سے پایہ تکمیل تک پہنچائے اور اسے بندہ کیلئے دین و دنیا میں بابرکت کرے۔ نیز آجکل بندہ کے تین بچے بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے بھی درخواست دعا ہے۔

عبد الحکیم انگلش ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم

(۳) خاکسار کا لڑکا محمد ارشاد بشیر جو امسال مولوی فاضل کا امتحان دے گا۔ بیمار ہے۔ احباب عزیز کی صحت کاملہ و نمایاں کامیابی امتحان کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد ابراہیم یونس (امن) ڈیرہ غازیخاں

(۴) خاکسار کا چھوٹا بھائی امسال ایف اے کا امتحان دے رہا ہے۔ عزیز کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد احمد خاں طارق دیپالپور ضلع منٹگمری۔

(۵) میرے لڑکے ایف اے کا امتحان دے رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

روشن دین صراف اوکاڑہ ضلع منٹگمری

(۶) میں عرصہ سے متعدد بیماریوں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا بخشے۔ نیز میرے ایک پوتے نے ایف اے سی دوسرے پوتے نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ دونوں کی کامیابی کے لئے بھی احباب دعا کریں۔

دوست محمد حجانہ

(۷) محمد ظفر صاحب امسال ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

انعام الرحمٰن ربوہ

(۸) خاکسار کا لڑکا عزیز محمد یونس قریشی پشاور پی۔ سی۔ ایس جوڈیشل برانچ کے امتحان میں پاس ہو گیا ہے۔ ۲۲ اپریل کو انٹرویو کے لئے جا رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ قریشی محمد صادق سیکرٹری تحریک جدید محلہ دار الرحمت ربوہ

ولادت

خاکسار کو خداوند تعالیٰ نے مورخہ ۳۰/۳/۵۵ بروز بدھ پہلا نواسہ عطا فرمایا۔ نومولود کی صحت اور درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد الرب غیرت انسپکٹر بیت المال ربوہ

بچّوں کے فالج پر انسانیت کی فتح

"ہم نے جنگ جیت لی اہمیں فتح ہو گئی"۔ ابھی دس سال بھی نہیں ہوئے۔ کہ منکسر المزاج متحیر و مرعوب اور ہانپتے ہوئے امریکیوں نے ریڈیو پر مژدہ سنا تھا۔ کہ دوسری جنگ عظیم ختم ہو گئی۔ گذشتہ ہفتے امریکی عوام کی ایک بار پھر بعینہ یہی کیفیت ہوئی۔ انہوں نے ایک اور مژدہ سنا۔ بہت سے والدین کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو چھلک اٹھے۔

انجانے اور ان گنت اندیشوں کے بجائے ان کے دلوں سے امید کے سوتے ابل پڑے ایک اور جنگ کے خاتمے کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ بچوں کو عمر بھر کے لئے مفلوج کر دینے والے ان کے سب سے زیادہ مہلک دشمن یعنی فالج اطفال نے سپر ڈال دی تھی۔

تاریخ شاہد ہے کہ ان دونوں کامیابیوں کا سہرا فرینکلن روزویلٹ کے سر ہے۔ لیکن ان کی عمر نے اتنی وفا نہ کی۔ کہ وہ اپنے دونوں خوابوں میں سے ایک کو بھی حقیقت بنتا دیکھ سکتے۔ لیکن انہیں خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے فالج اطفال کے ٹیکے کی تیاری کا اعلان ۱۹ اپریل کو ان کی دسویں برسی کے دن کیا گیا۔

ان دونوں کامیابیوں کا راز لاکھوں بلکہ کروڑوں افراد کے تعاون اور جد و جہد میں مضمر تھا۔ صدر روزویلٹ نے جنہیں خود بھی فالج اطفال نے معذور کر دیا تھا۔ ۱۹۳۸ء میں فالج اطفال کی قومی ایسوسی ایشن کی بنیاد رکھی۔ اس کے کام میں امریکیوں کی بہت بڑی تعداد نے اعانت کی ہے۔ اور اس کے لئے انہوں نے اپنی استطاعت کے مطابق عطیہ جات دیئے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اتنی بڑی کامیابی انہی منکسر المزاج عوام کی بظاہر حقیر رقموں نے ممکن بنائی ہے۔ ایک ایسی کامیابی جو خناق۔ چیچک زرد بخار اور ایسی ہی دوسری مہلک بیماریوں پر فتح سے اگر بڑھ چڑھ کر نہیں تو ان سے کم بھی نہیں ہے۔

اس کامیابی کا سہرا ڈاکٹر جونس ای ساک کے سر ہے۔ جنہوں نے ایسا ٹیکہ تیار کر لیا ہے۔ جو حیرت انگیز طور پر بے ضرر مؤثر اور قوی الاثر قرار دیا گیا ہے۔ لیکن ڈاکٹر ساک کے ساتھ ان کے معاونین کا ایک جم غفیر بھی ہے۔ مثلاً برطانیہ کے ایڈورڈ جینر جنہوں نے ۱۷۹۶ء میں انسدادی علاج کے لئے ٹیکے کا طریقہ دریافت کیا تھا۔

آسٹریا کے نوبل پرائز پانے والے ڈاکٹر کارل سٹائنر جنہوں نے ۱۹۰۹ء میں فالج اطفال کے مہلک اور متعدی مادے کا وجود ثابت کیا تھا۔ نوبل پرائز پانے والے تین اور امریکی ڈاکٹر جان ایف اینڈرز ٹامس ایچ ویلز اور فریڈرک سی رابنس جو ۱۹۴۹ء میں فالج اطفال کا مادہ تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تاکہ اس کے ٹیکے کی دوا میں استعمال کیا جا سکے ڈاکٹر ٹامس فرانسس (جونیئر) جنہوں نے طبی تاریخ کے ایک بہت بڑے اور عام تجربے کی قدر و قیمت کا اندازہ لگایا۔ اور اس میں کسی غلطی یا مصیبت کی گنجائش نہیں پیدا ہونے دی۔ اس جم غفیر میں وہ اٹھارہ لاکھ امریکی نونہال بھی شامل ہیں۔ جن پر پچھلے سال (ساک ٹیکہ) آزمایا گیا۔ ان سب کے علاوہ ان لاتعداد امریکیوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جنہوں نے فالج فاؤنڈیشن کے لئے روپیہ جمع کیا۔

گذشتہ چند سال سے فالج اطفال نے امریکہ میں وبائی شکل اختیار کر لی ہے۔ امریکہ کے سوا یورپ یا دنیا کے کسی اور علاقے میں فالج اطفال کی وجہ سے اتنا بڑا خطرہ نہیں پیدا ہوا۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہ ہوگا۔ کہ نیا ٹیکہ بہت موزوں وقت پر یعنی فالج اطفال کے موسم سے عین پہلے اور بہت موزوں مقام پر یعنی شمالی امریکہ میں تیار ہوا ہے۔ ہر ٹیکہ نہ صرف ایک بچے کی زندگی کو محفوظ کر دے گا۔ بلکہ فالج اطفال کے جراثیم پھیلانے کا ایک ذریعہ بھی ختم کر دے گا۔ فالج اطفال کی وبا اس تیزی سے بڑھتی جا رہی تھی۔ کہ ملکی سرحدیں اور بحرِ ذخار بھی اسے پھیلنے سے نہیں روک سکتے تھے لیکن اب یہ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ آنے والی نسلیں اس مہلک مرض سے مامون و محفوظ ہو جائیں گی۔

ڈاکٹر ساک کا ٹیکہ چار ہفتے میں دوبارہ لگایا جاتا ہے۔ اور ان کے اثر کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھنے کے لئے سات مہینے بعد ایک ٹیکہ پھر لگایا جاتا ہے۔

اس ٹیکہ کو فالج فاؤنڈیشن اور صحت عامہ کے ذمہ داروں نے اپنا کر وسیع پیمانے پر بچوں کے لگانے کا انتظام ابھی نہیں کیا ہے۔ لیکن امید ہے۔ کہ اس عمر کے بہت سے بچوں کو جو فالج اطفال کے آسانی سے شکار ہو جاتے ہیں۔ اس سال دو دو ٹیکے ضرور لگوا دئے جائیں گے اس میں شک نہیں کہ ۱۹۵۵ء کے ٹیکے کے لئے جتنی دوا تیار ہو سکے گی۔ وہ سولہ کروڑ چالیس لاکھ امریکیوں کے لئے کافی نہیں ہوگی۔

لیکن دوائیں تیار کرنے والی بہت سی کمپنیوں نے کئی لاکھ ڈالر کا خطرہ مول لے کر کئی مہینے قبل اس کی تیاری شروع کر دی تھی۔ یہ کمپنیاں اب دوا کی تیاری کی رفتار تیز کر رہی ہیں لیکن کام کی رفتار اس کے باوجود کافی سست ہے۔ اسی طرح ہر بار تیار کی جانے والی دوا کو بلوری نلکیوں میں بند کرنے سے پہلے اسے آزما لینے کی رفتار بھی زیادہ تیز نہیں ہے۔

لیکن ملک بھر کے مبلغ افسران ڈاکٹروں کو مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ ایک سے دس سال تک کی عمر کے بچوں اور حاملہ ماؤں کو خاص طور پر نیا ٹیکہ ضرور لگا دیں۔ ابھی یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ دس سال سے زائد عمر کے بچوں کو ٹیکے کے لئے کب تک انتظار کرنا ہوگا اور بالغوں کے لئے تو اس کا ایک سال تک ملنا بالکل محال نظر آتا ہے۔

نیا ٹیکہ صرف امریکہ کی اجارہ داری نہیں ہے۔ بلکہ امریکہ ۷۵ ملکوں کو جن میں روس بھی ہے ٹیکہ کی تیاری کی ترکیب بتا رہا ہے ٹیکے کو بنانے اور بیچنے کا طریقہ محفوظ اور پیٹنٹ نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اسے جو بھی چاہے حاصل کر سکتا ہے۔

یہاں یہ کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ ....

"ساک ٹیکہ" محض انسدادی ہوتا ہے شفابخش نہیں ہوتا۔ ٹیکہ ایک مہینے کے بعد کارگر ہوتا ہے۔ اور بچوں پر فالج کا حملہ ہو چکنے کے بعد اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر بھی فالج اطفال کی ہلاکت آفرینیوں کے پیش نظر اس کی دور رس افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

ڈاکٹر ساک اور ڈاکٹر فرانسس کو یقین ہے کہ:۔ ان کے تجربوں نے انسداد مرض کی نئی راہیں کھول دی ہیں۔ انہیں یہ بھی یقین ہے کہ دوائیوں کے عام تجربوں کے طریقوں سے دوسرے ایسے امراض کو بھی ختم کیا جا سکے گا جو عام طور پر لگ جاتے ہیں جن میں سے سب سے زیادہ اہم عام نزلہ و زکام ہے۔ (ملت ۲۱ اپریل ۱۹۵۵ء)

ہاکی میچ دیکھنے کیلئے ۷۵ ہزار بھارتی پاکستان آئیں گے

لاہور۔ بھارت سے ہندوؤں اور سکھوں کی ایک بڑی تعداد پاکستان آنا شروع ہو گئی ہے۔ ڈپٹی ہائی کمشنر پاکستان متعین جالندھر نے بتایا ہے کہ اب تک ۲۰۵۰۰ خاص ویزے جاری کئے جا چکے ہیں اور خیال ہے کہ کل پچاس ہزار ویزے جاری کئے جائیں گے

یہ ویزے امرتسر جالندھر اور دہلی میں جاری کئے جا رہے ہیں اور شائقین کو اس معاملہ میں پوری سہولتیں دی جا رہی ہیں۔ دہلی میں اب تک صرف ۸۵ ویزے جاری کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر میچ لائلپور میں ہوتا تو ایک لاکھ سے زیادہ ہندو سکھ پاکستان آتے۔

فیڈرل کورٹ سے مزید استصواب

کراچی ۲۱ اپریل۔ گورنر جنرل نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۲۱۳ کے تحت فیڈرل کورٹ سے رائے طلب کرنے کے سلسلے میں ایک درخواست بھیجی ہے۔ یہ درخواست فیڈرل کورٹ کے ۱۸ اپریل والے حکم کے پیش نظر ارسال کی گئی ہے۔

ملک کو مقدمہ بازی سے بچانے کے لئے چودھری ظفر اللہ خاں کی کوششیں کامیاب ہو رہی ہیں

لاہور ۲۰ اپریل۔ سیاسی اور قانون دان حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ عالمی عدالت کے جج چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے دستور ساز اسمبلی کے مخالف ارکان اور حکومت میں مفاہمت کرانے کی جو جدوجہد جاری کر رکھی تھی وہ کامیاب ہوتی نظر آ رہی ہے۔ ان حلقوں کا خیال ہے کہ چونکہ چودھری صاحب چوٹی کے قانون دان ہیں اس لئے وہ دونوں گروپوں کے درمیان سمجھوتہ کرانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اطلاع کے مطابق تمیز الدین گروپ اس شرط پر دستور ساز اسمبلی کے خاتمہ پر رضامند ہو گیا ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کا اجلاس طلب کیا جائے اور انتخابات کی تاریخ اور مجوزہ آئینی کنونشن کا فیصلہ کرنے کے بعد دستور ساز اسمبلی اپنے آپ کو توڑ دینے کا اعلان کر دے۔

معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت کا موقف یہ ہے کہ دستور ساز اسمبلی ایک غیر نمائندہ حیثیت کی حامل ہے۔ لہٰذا اپنا اجلاس طلب کرنے اور کنونشن کے انعقاد کو منظور کرنے کے بعد اسے خود بخود ختم ہو جانا چاہئے۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ (ص م)

(ص م) چودھری ظفر اللہ خاں مری میں منعقد ہونے والی کنونشن کی قانونی حیثیت کو مضبوط بنانے کے لئے ملک کے معروف قانون دانوں سے مشورہ کر رہے ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ اگر عدالت میں آئینی کنونشن کو چیلنج کیا جائے تو یہ وقتی مضبوط قانونی حیثیت حاصل کر کے ملک کو مزید مقدمہ بازی سے بچایا جائے۔ قانونی اور سیاسی حلقوں میں دستور ساز اسمبلی کو توڑ کر گورنر جنرل کے اختیارات سنبھالنے کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے۔ اگر اس آرڈیننس کے نفاذ کو قانونی حیثیت حاصل ہو گئی۔ تو آئندہ حکومت کو قانونی طور پر چیلنج کرنے کی تمام کوششیں ناکام رہیں گی۔"

(ملت)

پاکستان میں زلزلوں سے متأثر ہونے والے علاقوں کا جائزہ

صرف پانچ علاقوں میں زلزلے آسکتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ماہر کی رپورٹ

کوئٹہ ۲۰؍اپریل۔ اقوام متحدہ کے ایک ماہر علم زلزلہ ڈاکٹر ایچ۔ اسی بخفرلاوے نے بتایا ہے کہ پاکستان میں پانچ ایسے علاقے ہیں جو زلزلوں سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ یہ علاقے بلوچستان اور ریاست قلات مکران کا ساحلی علاقہ چترال کشمیر اور مشرقی بنگال کے شمالی علاقے ہیں۔

اقوام متحدہ کے اس ماہر نے یہ تفصیلات اپنی اس رپورٹ میں بیان کی ہیں جو انہوں نے کوئٹہ کی وادی اور دوسرے علاقوں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد مرتب کی ہے۔ موصوف نے ان علاقوں کا جغرافیائی مطالعہ کوئٹہ کی مشاہدہ گاہ میں کوئٹہ کے اس حالیہ زلزلہ کے بعد کیا تھا جس میں سات افراد ہلاک ہوئے تھے اور املاک کو شدید نقصان پہنچا تھا۔

مسٹر بخفرلاوے نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ کوئٹہ قلات کے زلزلوں کا سبب بلوچستان کے پہاڑوں کی ان چٹانوں میں مضمر ہے جو خاصی سکڑتی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ جاوا اور بحیرہ روم کے درمیان کوئی کوہ آتش فشاں نہیں ہے۔ ان پہاڑوں کا سلسلہ صرف بحرالکاہل کے ساحلی علاقوں میں ہے۔ جن میں انڈونیشیا بھی شامل ہے۔

انہوں نے بتایا کہ پاکستان میں صرف ایک ہی کوہ آتش فشاں پہاڑ ایران کی سرحد کے قریب زاہدان موڈیر کوئٹہ سے ۰۰ میل مغرب میں واقع ہے۔ اس لئے کوئٹہ میں زلزلہ آتشیں مادوں کے باعث نہیں آ سکتا۔

رپورٹ میں بتایا ہے کہ زلزلوں کی روک تھام کسی طور ممکن نہیں ہے۔ لاکھوں برس سے چٹانوں کے سکڑنے اور ٹوٹ پھوٹ کا عمل جاری ہے اور نہیں معلوم کتنے زمانہ تک یہ عمل جاری رہے گا۔

البتہ زلزلوں کے سلسلہ میں حفاظتی تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں۔ اور ایسے مکانات تعمیر کئے جا سکتے ہیں جو زلزلوں کی مقاومت کر سکیں۔

ساڑھے تین ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے

ایتھنز ۲۱؍اپریل۔ یونان کے دارالحکومت ایتھنز سے ڈیڑھ سو میل شمال میں وولپ کے مقام پر ایک شدید زلزلہ میں کم و بیش ساڑھے تین ہزار افراد بے خانماں ہو گئے۔ پانچ ہزار کی آبادی رکھنے والے ایک اور قصبہ سلی میں بہت سے مکانات منہدم ہو گئے اور ۲۷ افراد ہلاک ہو گئے۔ دہشت زدہ لوگوں نے گزشتہ شب ساری رات گھروں سے باہر گزاری اور ڈاکٹروں کی پارٹیاں مجروحین کو طبی امداد مہیا کرتی رہیں۔ گزشتہ شب کے بعد دن بھر میں زلزلہ کے ۱۲ مزید جھٹکے محسوس کئے گئے ہیں متعینہ فوجی دستے کو حکم جاری کر دیا گیا ہے کہ مال و اسباب لوٹنے والوں کو گولی مار دی جائے۔

انتخاب قائد ربوہ

مؤرخہ ۲۲ ؍مئی ۵۵ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں قائد ربوہ کا انتخاب ہوگا۔ جملہ زعماء کرام تمام خدام کو حاضر کرنے کے ذمہ دار ہوں گے غیر حاضر خادم کی نسبت زعیم متعلقہ کے پاس ثبوت ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ربوہ سے باہر ہے یا بیمار ہے حسب ہدایت نائب صدر صاحب محترم کوئی خادم غیر حاضر رہنے کی کوشش نہ کرے۔ قیادت کے جملہ ناظمین حضرات مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ادا فرمائیں۔ زعماء کرام رجسٹر فہرست خدام ساتھ لاویں۔ حلقہ جات میں منادی کرا دی جائے۔ ناظم صاحب عمومی چوہدری عبدالعزیز صاحب جلسہ کا انتظام فرمائیں گے۔

نور احمد قائمقام قائد ربوہ

(۳) اور قربانی کو اپنا شعار بناتے ہوئے اپنے فرائض کو ادا کرو۔ تبھی اسلام اور احمدیت کے نقطہ نگاہ سے تم کامیاب زندگی بسر کر سکو گے۔

یہ مبارک تقریب جو تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی تھی اجتماعی دعا پر ختم ہوئی جو مکرم ناظر صاحب تعلیم و تربیت نے کرائی۔

لیاقت علی خاں کے قتل کی تحقیقات

کراچی ۲۱؍اپریل۔ توقع ہے کہ سکاٹ لینڈ یارڈ کے ایک سراغرساں مسٹر یورین جنہیں پاکستان کے پہلے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں کے قتل کی تحقیقات پر مامور کیا گیا تھا اگلے مہینے کے وسط تک اپنی آخری رپورٹ مرکزی حکومت کو پیش کر دیں گے۔

دستوری کنونشن کی قانونی حیثیت اور دستوریہ کے بارے میں گورنر جنرل کی درخواست

فیڈرل کورٹ نے سماعت منظور کر لی

لاہور ۲۱؍اپریل۔ گورنر جنرل نے دستور ساز اسمبلی کے توڑے جانے اور مجوزہ دستوری کنونشن کی قانونی حیثیت و اختیارات کے بارے میں مشورہ دینے کے لئے فیڈرل کورٹ سے جو درخواست کی تھی۔ فیڈرل کورٹ نے کل اس درخواست کی سماعت منظور کر لی ہے۔ گورنر جنرل کی طرف سے فیڈرل کورٹ سے جو استفسار کیا گیا۔ اس میں کہا گیا تھا۔ گورنر جنرل نے آئین کی بحالی کے لئے آئندہ اقدامات اور ملک میں مزید جمہوری کارروائیوں کے سلسلہ میں فیڈرل کورٹ کا مشورہ حاصل کرنا ضروری خیال کیا ہے۔ تاکہ ایسے اقدامات کو آئندہ عدالت میں چیلنج کرنے کی نوبت نہ آسکے۔

گورنر جنرل دستوری کنونشن کے علاوہ اس مسئلہ پر بھی فیڈرل کورٹ کا مشورہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آیا اکتوبر ۱۹۵۴ء کے فرمان کی رو سے دستور ساز اسمبلی ٹوٹ چکی ہے یا نہیں؟ گورنر جنرل کی طرف سے ۱۸؍اپریل ۱۹۵۵ء کو فیڈرل کورٹ سے جو استفسار کیا گیا تھا۔ اس میں اب یہ دو امور بھی شامل کر لئے گئے ہیں۔ (۱) کیا گورنر جنرل نے دستور ساز اسمبلی کو جائز طور پر توڑا تھا۔ (۲) کیا گورنر جنرل کی طلب کردہ مجوزہ دستوری کنونشن ان اختیارات کے استعمال کی مجاز ہے۔ جو قانون آزادی ہند مجریہ ۱۹۴۷ء کی دفعہ ۸ کی ضمنی دفعہ (۱) کے تحت دستور ساز اسمبلی کو دیئے گئے تھے۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

گڑ۔ -/۱۱ تا ۱۲/۸ روپے۔ شکر -/۱۴ تا -/۱۶۔ چینی دیسی -/۲۲ تا -/۳۰ روپے۔ تیل توریہ -/۴۳ تا -/۴۴ روپے۔ تیل بنولہ -/۷۴ تا ۸/۷۴ روپے۔ تیل ناریل -/۱۲۵ روپے۔ تیل تلی -/۷۰ روپے۔ سرخ مرچ -/۲۵ تا -/۵۰ روپے۔ کالی مرچ -/۳۵۰ تا -/۵۰۰۔ الائچی ڈوڈہ -/۳۲۰ روپے لونگ -/۵۳۰ روپے۔ الائچی خورد -/۵۴ تا -/۶۴ روپے فی سیر۔ ہلدی -/۱۰۵ روپے۔ نمک -/۲ تا ۸/۲ روپے۔ دیسی گھی -/۱۷۰ تا -/۱۷۵ روپے۔ بناسپتی گھی ۸/۳۵ تا -/۳۷ روپے فی من۔ ماش سیاہ ثابت ۸/۱۲ تا ۱۲/۱۲ روپے۔ سبز ۸/۱۲ تا ۱۲/۱۳ روپے۔ مونگ ثابت -/۱۰ روپے۔ مسور ثابت -/۸ تا ۱۲/۱۰ چنے ۷/۱۴ کابلی چنے -/۹ تا -/۱۴ روپے گندم ۴/۱۱ روپے۔ آٹا ۴/۱۱ روپے۔ دیسی صابن -/۳۸ تا -/۴۰ روپے۔ باجرہ ۱۲/۷ تا -/۸ روپے۔ تورِیہ -/۱۵ روپے تا -/۱۶ روپے۔ کھل تورِیہ ۳/۲ روپے تا ۸/۳ روپے۔ مکئی ۱۲/۷ تا -/۸ روپے۔

امریکی اشیاء چند مہینے میں کراچی پہنچنے لگیں گی

کراچی ۲۱؍اپریل۔ باخبر حلقوں نے کل یہاں بیان کیا۔ کہ امریکہ سے ملنے والی ساڑھے دس کروڑ ڈالر کی اقتصادی امداد چند ہفتے کے اندر کراچی پہنچنے لگے گی۔ امید ہے۔ کہ اس امداد کے تحت ملنے والے سامان کی آمد کے بعد ملک میں اشیائے ضروریہ کی فراہمی کی صورت حال بہتر ہو جائے گی۔

استقبالیہ تقریب (بقیہ صفحہ ۱)

کہ جن کو اختیار کئے بغیر وہ حقیقی فلاح کے راستے پر کبھی گامزن نہیں ہو سکتے۔ آپ نے طلباء کو نصیحت فرمائی۔ کہ وہ اپنی عادات و اطوار کو اسلامی کیریکٹر کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ تا وہ دینی و دنیوی علوم حاصل کرنے کے بعد اس اعلیٰ ترین مقصد کو پورا کرنے والے ثابت ہو سکیں۔ اور ان کا وجود بنی نوع انسان کے لئے مفید وجود بن سکے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ دنیا میں جن قوموں نے بھی ترقی کی ہے۔ کیریکٹر کے بل پر کی ہے۔ اور کیریکٹر سکول میں بنتا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ اگر تم اعلیٰ تعلیم حاصل کر لو۔ اور بڑی بڑی ڈگریاں لے لو۔ لیکن سیرت و کردار کے لحاظ سے کوئی امتیاز نہ حاصل کر سکو۔ تو پھر تمہارا تعلیمیافتہ ہونا نہ خود تمہارے کام آئے گا۔ اور نہ اس سے کسی دوسرے کو کوئی فائدہ پہنچے گا۔ پس یہی نہیں کہ تم دل لگا کر تعلیم حاصل کرو۔ بلکہ اپنے سیرت و کردار کو اسلامی کیریکٹر کے سانچے میں ڈھالو تا وہ غرض پوری ہو۔ کہ جس غرض کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دنیا میں مبعوث ہوئے ہیں۔

سیرت سازی کے سلسلے میں آپ نے طلباء کو اپنے اندر سچائی۔ دیانتداری۔ محنت اور قربانی و ایثار کے اوصاف پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا۔ کہ کس طرح بعض چھوٹی چھوٹی باتیں انسانی کیریکٹر پر برا اور بعض دوسری باتیں اچھا اثر ڈالتی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہی چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ جن کو ہم اہمیت نہیں دیتے۔ لیکن انہی سے انسان کا کیریکٹر بنتا اور بگڑتا ہے۔ پس روزمرہ کی زندگی میں کسی بات کو بھی خواہ وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ نظر آئے چھوٹا نہ سمجھو بلکہ ہر معاملے میں سچائی۔ محنت ☚